



قرآن

(مع عشره ذى الحجه)

فضائل، مسائل

متصل جامع مسجد الہلال چو برجی پارک ملتان روڈ، لاہور

042-37414665, 0321-7771130

www.darultaqwa.org





دارالافتاء والتحقيق

جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور

زیر نگرانی ← حضرت ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدرس

مسائل میں شرعی رہنمائی کیلئے رجوع کیجئے۔

☎ 042-37415559, 0300-4275177

0321-4374616, 0340-4709018

✉ ifta4u@yahoo.com

🌐 www.darultaqwa.org

www.askfatwa.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العزت نے سال کے بارہ مہینوں میں بعض ایام اور مہینوں کو عبادات اور طاعات کے لئے خاص فضیلت سے نوازا ہے، ان ایام میں عبادات کا ثواب بھی عام دنوں کی عبادات کے ثواب سے کئی گناہ بڑھادیا جاتا ہے اور قرب الہی کے حصول کے لئے بھی انہیں امتیازی شان حاصل ہوتی ہے۔ سال کے بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کو عظمت اور ادب و احترام کے اعتبار سے باقی مہینوں پر فوقيت حاصل ہے جن کا ذکر قرآن پاک کی اس آیت میں :

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ أَثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتْبِ اللَّهِ يَوْمٌ
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ
الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ” (سورة توبہ: 36)

(حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، جو اللہ

کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اسی دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا، ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، یہی دین (کا) سیدھا سادہ (تقاضا) ہے، لہذا ان مہینوں کے معاملے میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو
یہ حرمت والے چار مہینے (۱) رب جب (۲) ذوالقعدہ
(۳) ذوالحجہ اور (۴) محرم ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”تمام انبیاء کی شریعتیں اس پر متفق ہیں کہ ان چار مہینوں میں ہر عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے، اور ان میں کوئی گناہ کرے تو اس کا و بال اور عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔“ (معارف القرآن، سورت توبہ)
اور یہ جو فرمایا کہ ان مہینوں کے معاملے میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو، اس کی تفسیر میں مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”یعنی ان مقدس



مہینوں میں تم اپنا نقصان نہ کر بیٹھنا کہ ان کے معینہ احکام و احترام کی خلاف ورزی کرو یا ان میں عبادت گذاری میں کوتاہی کرو۔

امام جصاص رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں فرمایا کہ اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ان متبرک مہینوں کا خاصہ یہ ہے کہ ان میں جو شخص کوئی عبادت کرتا ہے تو اس کو بقیہ مہینوں میں بھی عبادت کی توفیق اور ہمت ہوتی ہے، اسی طرح جو شخص کوشش کر کے ان مہینوں میں اپنے آپ کو گناہوں اور برے کاموں سے بچائے تو باقی سال کے مہینوں میں اس کو ان برائیوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے، اس لیے ان مہینوں سے فائدہ نہ اٹھانا ایک عظیم نقصان ہے۔“ (معارف القرآن، سورت توبہ)

پھر ان چار مہینوں میں بھی ذوالحجہ کو حرمت کے اعتبار سے باقی تینوں پر فضیلت حاصل ہے، جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب مہینوں کا سردار رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور حرمت میں ذوالحجہ سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ (سنن الترمذی، باب ما جاء في أهل فی ایام الحشر، رقم المحدث 757)

پھر ذوالحجہ میں بھی اس کے پہلے دس دنوں کو تو بہت زیادہ فضیلت حاصل، حج جیسی عظیم الشان عبادت بھی اسی عشرے میں ہوتی ہے اور قربانی بھی اس عشرے میں ہوتی ہے جو کہ شعائر اسلام میں سے ایک عظیم شعار ہے، ان دس دنوں میں نکیوں کا ثواب بہت بڑھا دیا جاتا ہے، ان کی راتوں میں عبادات اور دن میں روزوں کا ثواب بھی باقی ایام کی عبادات اور روزوں کے ثواب سے بہت زیادہ ہے۔

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم



صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت کے نزد یک نیک اعمال کے اعتبار سے کوئی بھی زمانہ ان دس ایام (عشرہ ذوالحجہ) سے زیادہ محبوب اور فضیلت والا نہیں ہے۔ پوچھا گیا : اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی (ان ایام کی عبادات سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی (اس سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا) پھر فرمایا : اور نہ جہاد اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، ہاں مگر اس آدمی کا جہاد ان ایام کی عبادت سے بہتر ہے جو اپنی جان و مال لے کر جہاد کے لئے نکلے اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہ لائے (یعنی جان و مال دونوں چیزیں قربان کر دے) (شعب الایمان، باب فی الصیام : رقم الحدیث 3746:) دیکھیے ان ایام کی فضیلت کس درجہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ اس سے اوپر کا درجہ بس یہی ہے کہ آدمی اپنی جان و مال اللہ کی راہ میں لٹا

دے ورنہ کسی اور زمانے میں کیا جانے والا اور کوئی بھی نیک عمل ان ایام میں کیے جانے والے نیک اعمال کے برابر نہیں ہو سکتا ہے۔

عشرہ ذوالحجہ کے اعمال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فضیلت کے اعتبار سے کوئی بھی زمانہ اور اس میں کیا جانے والا کوئی بھی نیک عمل اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں جو اس عشرہ ذوالحجہ میں کیا جائے، سوان دنوں میں لا الہ الا اللہ اور تکبیر اور (ذکر و اذکار کے دوسرے طریقوں سے بھی) اللہ کا ذکر کرنے کی کثرت کیا کرو، اس لئے کہ یہ ایام (کلمہ طیبہ) لا الہ الا اللہ (کو کثرت سے پڑھنے) تکبیر کا ورد کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بڑے خاص ایام ہیں۔

تکبیر کے لیے افضل الفاظ جوان دنوں پڑھے جائیں یہ ہیں :



اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

اس عشرہ میں ایک دن کا روزہ رکھنا سال بھر روزہ رکھنے کے
برابر ہے اور ان ایام میں ہر عمل کی جز اسات سو گنا تک بڑھادی جاتی
ہے۔ (شعب الایمان، باب الصیام، رقم الحدیث 3758)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس عشرہ میں ایک دن کا روزہ
ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کا قیام شب قدر میں قیام
کے برابر ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام 3757)

یوم عرفہ کی فضیلت

عشرہ ذوالحجہ کی جو فضیلت ذکر ہوتی وہ تو اپنی جگہ مبارک ہی
ہے، لیکن ان دس ایام میں بھی یوم عرفہ (یعنی ۹ ذوالحجہ) کی فضیلت تو اور
بھی زیادہ بڑھی ہوتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

کہ : یوم عرفہ کا روزہ اس سال (یعنی جس سال یہ روزہ رکھا گیا ہے) اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“ (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۱۱۶۲)

اس حدیث میں جن گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اس سے صغیرہ گناہ مراد ہیں؛ کیونکہ گبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے، اور دوسرا احتمال اس میں یہ ہے کہ گناہوں میں صغیرہ اور گبیرہ سب گناہ شامل ہیں لیکن آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ جتنے بھی گناہ کرے سب معاف ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس روزے کی برکت سے آئندہ سال گناہوں سے بچنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔

اور ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاد مبارک ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک ہزار روزے رکھنے کے برابر ہے۔
(شعب الایمان، باب فی الصیام، رقم الحدیث 3765:)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے (نفلی) روزہ رکھنے کے لئے کوئی بھی دن عرفہ کے دن سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، رقم الحدیث 3763:) یوم عرفہ میں روزے کی یہ فضیلت ان لوگوں کے لیے ہے جو اس سال حج نہیں کر رہے، اور حجاج کرام کو چونکہ اس روز وقوف عرفہ اور بعض ایسے تکہادینے والے اعمال کرنا ہوتے ہیں کہ روزہ رکھ کر انہیں بحسن و خوبی سرانجام دینا مشکل ہوتا ہے، اس لیے نبی ﷺ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کرام کو میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کے پاس ان کے گھر موجود تھے، اس موقع پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے روز میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔“ (شرح معانی الآثار، باب صوم یوم عرفہ، رقم الحدیث: 3263)

یوم عرفہ میں گناہوں سے اجتناب

جس طرح قرب الٰہی اور اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے روزہ رکھنا بڑی اہم عبادت ہے اور یوم عرفہ میں اس کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے، اسی طرح گناہ تو ہر حال میں اللہ رب العزت کی نارِ اضلگی کا باعث ہے، لیکن عرفہ کے روز اس مبارک دن کے تقدس کے پیش نظر خاص طور پر گناہوں سے اجتناب ضروری ہے۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص عرفہ کے روز اپنی زبان، اپنے کانوں اور آنکھوں کی حفاظت کرے تو ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک اس کے سب گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، رقم الحدیث 3768)

اس حدیث شریف میں زبان، کانوں اور آنکھوں کی گناہوں



سے حفاظت کا ذکر ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر اعضا سے گناہوں کی اجازت ہے، بلکہ زبان، کانوں اور آنکھوں کو خاص طور سے ذکر کرنے کا مشایہ ہے کہ عام طور پر گناہوں کا صدور ان تین ذرائع سے زیادہ ہوتا ہے، بنسبت دوسرے اعضا کے، اس لئے انہیں خاص طور سے ذکر کر دیا کہ یوں توسب گناہوں سے بچنا ضروری ہے، البتہ زبان کانوں اور آنکھوں پر تو بہت ہی ضروری ہے کہ خوف الہی کا پھرہ بٹھالیا جائے۔

یوم عرفہ کا خاص ذکر

حدیث شریف میں آتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روز زیادہ تر یہ کلمات بڑھتے رہتے تھے، **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** (شعب الانیمان، باب فی الصیام، رقم الحدیث 3767)

عید الاضحی کی رات کی فضیلت

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (اسلاف سے) یہ پہنچی
ہے کہ پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں دعائیں قبول ہوتی ہیں (۱) جمعہ کی
رات (۲) عید الاضحی کی رات (۳) عید الفطر کی رات (۴) ماہ رب جب
کی پہلی رات (۵) نصف شعبان (یعنی شعبان کی پندرھویں) رات۔
(شعب الایمان، فی لیلۃ العید و یومہما)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے
ہیں کہ پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی بھی دعا رونہیں ہوتی (یعنی
ضرور قبول ہوتی ہے)۔ (۱) شب جمعہ (۲) رب جب کی پہلی رات (۳)
نصف شعبان کی رات (۴،۵) عیدین (یعنی عید الفطر اور عید الاضحی کی
راتیں (شعب الایمان، فی لیلۃ العید و یومہما، رقم المحدث 3711):

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ ”جو شخص ثواب کی نیت کر کے عیدین کی راتوں میں جائے (اور عبادات میں مشغول رہے) تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن سب لوگوں کے دل مرجائیں گے۔“

(سنن ابن ماجہ، باب فیمن قام فی لیلۃ العیدین، رقم المحدث 1782:)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کا ندخلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یعنی فتنہ و فساد کے وقت جب لوگوں کے قلوب پر مرونی چھاتی ہے، اس کا دل زندہ رہے گا اور ممکن ہے کہ صور پھونکے جانے کا دن مراد ہو کہ اس کی روح بے ہوش نہ ہوگی۔ (فضائل رمضان)

قربانی کے فضائل

یوں تو اس ماہ مبارک میں نماز روزہ اور تسبیحات و وظائف وغیرہ عبادات کی فضیلت دو چند ہو جاتی ہے اور ان کا اجر و ثواب بہت

بڑھادیا جاتا ہے، لیکن دو عبادتیں ایسی نرالی شان کی حامل ہیں کہ گویا وہ
اس ماہ مبارک کی علامت اور پہچان بن گئی ہیں اور جن سے اس ماہ
مبارک کی عظمت کو مزید چارچاند لگ گئے ہیں، ان میں سے
ایک توجہ کا عظیم عمل ہے اور دوسرا قربانی کی ذمی شان عبادت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”یوم خریں (یعنی دس ذوالحجہ کے
روز) انسان کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی کا خون بہانے سے زیادہ
محبوب نہیں، بے شک یہ قربانی قیامت کے روز اپنے سینگوں، بالوں اور
کھروں سمیت آئے گی (یعنی جیسے دنیا میں تھی اسی طرح صحیح سالم ہو کر
آئے گی تاکہ اس کے ہر عضو کا کفارہ ہو اور پل صراط پر سواری بن
سکے) اور حقیقت یہ ہے قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ
تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے (یعنی قبول ہو جاتا ہے) سو یہ قربانی

طیب خاطر اور دل کی خوشی کے ساتھ کیا کرو۔“

(سن الترمذی، باب ما جاء في فضل الأضحیہ 1493:)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ”جو شخص نہایت خوشی کے ساتھ ثواب کی نیت سے قربانی کرے گا تو وہ قربانی اس کے لیے دوزخ میں جانے سے آڑ اور رکاوٹ بن جائے گی۔“
(معجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث 2736:)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ”اے فاطمہ اٹھو اور اپنی قربانی کے سامنے جا کر کھڑی ہو جاؤ، قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اور یہ قربانی قیامت کے روز اپنے گوشت اور خون کے ساتھ لائی جائے گی اسے ستر گناہ بڑھا کر تمہارے (اعمال کے) ترازو میں رکھا جائے

گا، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (جو اس موقع پر موجود تھے) پوچھا
 کہ حضور! کیا قربانی کا یہ اجر و ثواب صرف آل محمد کے لیے ہے (کیونکہ وہ تو اس ہر خیر و بھلائی کے مستحق ہیں جو ان کے لیے خاص کی گئی ہے) یا یہ سب مسلمانوں کے لیے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اجر و ثواب خصوصاً آل محمد کے لیے ہے اور عموماً تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔“ (الترغیب والترہیب، باب فی الترغیب فی الا ضحیہ، رقم الحدیث 355)

قربانی کیوں کی جاتی ہے؟

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول یہ قربانی کا عمل ہم کیوں کرتے ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”یہ تمہارے جداً مجدد ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے“ صحابہ نے پھر

پوچھا کہ یہ قربانی کرنے پر ہمیں کیا اجر ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”ہربال کے بد لے ایک نیکی ملے گی“ صحابہ نے پوچھا کہ اور اگر اون ہو (یعنی جانور کے بد ان پر بال نہ ہوں بلکہ اون ہو) تو؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”اون کے ہر رویں کے بد لے نیکی ملے گی۔“ (سنن ابن ماجہ، باب ثواب الأضحیة، رقم الحدیث 3127)

قربانی کے جانور پل صراط پر سواری ہو گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اپنی قربانی کے جانوروں کو موتا تازہ کرو کیونکہ وہ پل صراط پر تمہارے لیے سواری ہو گے۔“ (الفردوس بہما ثور الخطاب للدیلمی، رقم الحدیث 268)

قربانی کرنے والے کا بال ناخن نہ کاٹنا

”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لواور تم سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (قربانی کرنے تک) اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔“ (صحیح مسلم، رقم الحدیث 1977)

لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ یہ حکم سب کے لیے نہیں ہے بلکہ صرف ان لوگوں کے لیے ہے جن پر قربانی واجب ہے، نیز یہ ایک مستحب عمل ہے، اس لیے اگر کسی نے بال یا ناخن کاٹ لیے تو اس سے نہ اس پر گناہ ہے اور نہ ہی اس کی قربانی میں کوئی فرق پڑے گا، ہاں یہ ہے کہ سنت پر عمل کرنے کا جو ثواب تھا وہ نہ ملے گا۔

قربانی نہ کرنے پر وعید

جو شخص باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سخت نار اضگلی کا ظہار فرمایا ہے، ”حضرت ابو ہریرہ رضی



اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص قربانی کی وسعت رکھتا ہوا اور پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔” (مسند احمد، مسنڈابیہ بریہ رضی اللہ عنہ قم الحدیث 8273)

تکبیر تشریق

ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے لے کر تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے فرضوں کے بعد تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں۔ ”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ“ یہ تکبیر مرد عورت، مقیم مسافر اور امام و مقتدی سب پر واجب ہے، اس تکبیر کا ایک بار کہنا واجب ہے اور تین بار بھی جائز ہے لیکن دو بار کہنا بدعت ہے، مرد پر یہ تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب اور عورت آہستہ آواز سے کہے، اور تکبیر نماز کے فوراً بعد کہنی چاہئے۔

قربانی کے مسائل

قربانی کس پر واجب ہے؟

جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو یا زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن اشیاء ضرورت سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہو کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو (یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت) تو اس پر قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا واجب ہے، قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے والدین، بیوی یا اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں، لیکن اگر بیوی کے لئے شوہر اور مالدار بالغ اولاد کے لئے باپ قربانی لادے کہ وہ قربانی کر لیں تو یہ بھی جائز ہے کوئی شخص مالدار نہیں تھا لیکن ۱۲ ذوالحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے بقدر نصاب مال آگیا تو اب قربانی واجب ہے
قربانی مقیم پر واجب ہوتی ہے مسافر پر نہیں۔

قربانی کا وقت

ذوالحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب سے پہلے تک قربانی کا وقت ہے ان تین دنوں میں جس دن چاہے قربانی کر لے البتہ قربانی کے لیے سب سے بہتر دن دسویں کا ہے پھر گیارہویں اور پھر بارہویں کا ☆ شہروالوں کے لئے قربانی کا مستحب وقت عید کی نماز اور خطبہ کے بعد اور گاؤں والوں کے لئے (جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی) طلوع آفتاب کے بعد ہے ☆ دسویں سے بارہویں تک جب تک چاہے قربانی کر سکتے ہیں چاہے دن میں کریں یا رات میں، لیکن رات میں قربانی کرنا مکروہ تحریک ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی رُگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

قربانی کے جانور

☆ بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا

، اونٹ، انٹی ان جانوروں کی قربانی درست ہے، ان کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی درست نہیں ☆ قربانی کے لئے بکری کی عمر کم از کم ایک سال گائے، بھینس کی عمر دو سال اور اونٹ کی عمر پانچ سال ہونا ضروری ہے یہ جانور ان سے کم عمر وہ کے ہوں تو قربانی کے لئے درست نہیں ☆ یہ جانور جب مذکورہ بالا عمر وہ کو پہنچ جاتے ہیں تو ان کے سامنے کے نچلے دو دانت ٹوٹ کر ان کی جگہ بڑے دانت آ جاتے ہیں، ان دو بڑے دانتوں کی موجودگی جانور کے قربانی کے لائق ہونے کی اہم علامت ہے، اگر کسی نے خود بکری پالی اور وہ چاند کے اعتبار سے ایک سال کی ہو گئی، لیکن اس کے دو بڑے دانت ابھی تک نہیں نکلے ہوں تو اس کی قربانی درست ہے، لیکن محض عام بیچنے والوں کی اس بات پر کہ جانور پوری عمر کا ہے اعتماد نہیں کرنا چاہیے بلکہ دانتوں کی مذکورہ علامت ضرور دیکھ لینی چاہیے ☆ دنبہ یا بھیڑ چھ مہینے سے زائد اور سال سے کم کا ہو لیکن اتنا موڑا تازہ



ہو کہ سال بھر کے جانوروں میں رکھیں تو یہ بھی سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی
قربانی بھی درست ہے لیکن چھ مہینے سے کم کی قربانی درست نہیں۔

عیب دار جانور

اندھے، کانے یا جسم کی آنکھ کی تہائی سے زائد روشنی جاتی
رہی ہو اس کی قربانی درست نہیں ☆ تہائی سے زائد کان اور ایسے ہی
تہائی سے زائد دم کٹے ہوئے جانور کی قربانی درست نہیں ☆ ایسا لنگڑا
جانور کہ تین پاؤں پر چلتا ہے اور چوتھا رکھا ہی نہیں جاتا یا رکھا تو جاتا
ہے لیکن اس پے چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی بھی درست نہیں، اور
اگر چلنے میں چوتھے پر بھی سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی
قربانی درست ہے ☆ جانور کے سارے دانت گر گئے ہوں تو اس کی
قربانی درست نہیں، اگر کچھ گرے ہیں اور جو باقی ہیں ان سے چارہ کھا
سکتا ہے تو قربانی درست ہے ☆ بکری کا ایک تھن یا اسکا سرا ضائع

ہو گیا یا پیدائش سے ہی نہیں تھا یا اس سے دودھ آنا بندھ ہو گیا تو اسکی
 قربانی درست نہیں ☆ اونٹی اور گائے کے دو تھن نہ ہوں یا ان سے دودھ
 نہ آتا ہو یعنی سوکھ گئے ہوں تو ان کی قربانی درست نہیں ☆ بکری کی زبان
 نہ ہو مثلاً، کٹ گئی ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر گائے کی زبان
 تھامائی یا اس سے زائد کٹ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ
 گائے اپنی زبان سے چارہ لیتی ہے اور بکری دانتوں سے چارہ لیتی ہے۔
 ☆ جو جانور نجاست کھاتا ہو کہ اسکی وجہ سے اس کے بدن میں بدبو پیدا
 ہو گئی ہو تو اس حالت میں اس کی قربانی درست نہیں، ☆ اگر ذبح کرتے
 وقت کوئی عیب لگ جائے تو قربانی درست ہے۔

قربانی کے جانور میں شرکت

بھیڑ، بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہے، جبکہ
 گائے بھیں اور اونٹ کی قربانی میں زیادہ سات آدمی

شریک ہو سکتے ہیں، لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا بعض کی نیت عقیقہ کرنے کی ہو، صرف گوشت کی نیت نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو گا یا کسی کی نیت صرف گوشت کی ہو گی تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہو گی۔ ☆ دو آدمی برابر مل گائے یا اونٹ کی قربانی کریں تو جائز ہے کیونکہ ہر ایک کا حصہ ساڑھے تین حصے ہیں، یہی حکم دو سے زائد اور سات سے کم کا ہے ☆ کسی نے تنہا گائے خریدی اور نیت تھی کہ بعد میں اگر کوئی مل گیا تو شریک کرلوں گا اور پھر کچھ اور لوگ بھی گائے میں شریک ہو گئے تو یہ درست ہے ☆ مالدار آدمی کی گائے خریدتے وقت کسی اور کوششیک کرنے کی نیت نہ تھی تو بعد میں کسی اور کوششیک کرنا بہتر نہیں لیکن اگر شریک کر لیا تو بھی قربانی درست ہو گئی ☆ غریب آدمی کی گائے خریدتے وقت کسی اور کوششیک کرنے کی نیت نہ تھی تو

اس کے لئے بعد میں بھی شریک کرنا جائز نہیں، اگر شریک کرے گا تو
قربانی توسیب کی ہو جائے گی، لیکن جتنے حصے اس نے دوسروں کو دیے
ہیں ان کا تاو ان اس طرح ادا کرے کہ اگر قربانی کے دن باقی ہیں تو
اُتنے حصوں کی قربانی کرے اور اگر قربانی کے دن گزر گئے تو ان حصوں
کی قیمت مستحقین زکوٰۃ فقراء کو دے دیں۔

دوسرا کی طرف سے قربانی کرنا

☆ میت نے اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کی
ہو تو اگر ترکہ کے ایک تھائی میں سے قربانی کی جاسکتی ہو تو قربانی کی
جائے گی اور اس کا سارا گوشت فقراء پر صدقہ کیا جائے گا ☆ اگر کوئی
شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرا شخص نے اسکی طرف سے اس کے
کہے بغیر قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوئی ☆ اور اگر کائے میں کسی
غائب کا حصہ اس کے کہے بغیر ڈال دیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی



صحیح نہ ہوگی ☆ کوئی شخص اپنے مال میں بطور ایصال ثواب کے میت کی طرف سے قربانی کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچادے، اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس میت کا نام قربانی کے حصہ پر قرار دے کر قربانی کرے یہ دونوں صورتیں جائز ہیں اور دونوں صورتوں میں قربانی کرنے والے کو اختیار ہے کہ جتنا چاہے خود کھائے اور جتنا چاہے فقراء کو دے ☆ جو قربانی دوسرے کی طرف سے بطور ایصال ثواب کی جائے چونکہ وہ قربانی کرنے والے کی ملکیت ہوتی ہے اور دوسرے کو صرف ثواب پہنچتا ہے اس لئے قربانی کا ایک حصہ ایک سے زائد لوگوں کی طرف سے کیا جا سکتا ہے۔

قربانی کے گوشت اور کھال کا حکم

فضل یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے ایک

حصہ اپنے لئے رکھے ایک حصہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے اور ایک حصہ فقراء پر صدقہ کر دے ☆ اگر کوئی زیادہ حصہ فقراء پر صدقہ کر دے تو یہ بھی درست ہے، ☆ اگر اپنی عیال داری زیادہ ہے اس وجہ سے سارا گوشت اپنے گھر میں رکھ لیا تو یہ بھی جائز ہے ☆ قربانی کی کھال یا تو یونہی خیرات کر دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کر دے ☆ گوشت یا کھال کی قیمت مسجد کی مرمت یا کسی اور نیک اور رفاهی کام میں لگانا جائز نہیں، صدقہ ہی کرنے چاہیے ☆ گوشت چربی یا کھال قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے ☆ قربانی کا گوشت چربی اور کھال کا فرکود دینا بھی جائز ہے بشرطیکہ مزدوری میں نہ دی جائے۔

گوشت کی تقسیم

گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوں اور گوشت تقسیم کریں تو

اس تقسیم میں اندازے سے کام نہ لیں بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر تقسیم کریں کیونکہ کسی حصہ کے کم یا زیادہ ہو جانے میں سود ہو جائے گا خواہ شریک اس پر راضی بھی ہوں، البتہ اگر گوشت کے ساتھ سری پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف سری پائے یا کھال ہو اس طرف زیادہ ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو، ☆ جس طرف گوشت اگر گوشت کم ہو تو درست ہے گئے تواب بھی سود رہا۔ ☆ اگر کئی آدمی ایک جانور میں شریک ہوں اور وہ آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ ایک ہی جگہ گھایا پکا کر فقراء وغیرہ میں تقسیم کر دیں تو یہ بھی جائز ہے ☆ تین بھائی یا زیادہ یعنی سات بھائی تک ایک گائے میں شریک ہوں اور کہیں کہ اپنی اپنی ضرورت کا گوشت لے لو اور باقی فقراء میں تقسیم کر دو تو یہ جائز نہیں بلکہ یا تو پہلے کچھ فقراء کو دے کر باقی کو برابر برابر تقسیم کر لیں یا پہلے برابر برابر تقسیم کریں پھر ہر ایک اپنے حصہ میں

سے فقراء کو دے ☆ اگر سب بھائی اکٹھے رہتے ہیں اور ان کی ہانڈی بھی ایک ہی بنتی ہے تو ہر ایک کے لئے اپنا حصہ الگ کرنا ضروری نہیں۔

ذبح کے احکام

☆ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے خواہ کسی بھی زبان میں ہو ☆ مستحب یہ ہے کہ یہ کلمات کہیے : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اگر واو کے بغیر بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہا تب بھی صحیح ہے ☆ اگر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا یاد نہیں رہا تب بھی کوئی حرج نہیں جانور حلال ہے ☆ لیکن اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لے تو جانور حرام ہو جائے گا ☆ ذبح میں حلق اور سینہ کے درمیان گردن کی رگوں کو کاٹے، گردن کی جن رگوں کے کاٹنے کا حکم ہے ہے وہ چار ہیں، سانس کی نالی، کھانے کی نالی اور دوائیں بائیں دونوں طرف کی شہر گیں، ان میں سے کوئی سی تین گیں بھی کٹ جائیں تو جانور حلال ہوتا ہے، ان سے کم کٹیں تو جانور حرام ہو جاتا ہے۔



جامعہ دارالتفویٰ لاہور
042-37414665 0321-7771130

اشاعت دین اور صحیح مصرف کیلئے

قربانی کی کھا لیں

جامعہ دارالتفویٰ لاہور کو دیجئے۔

قریبی مرکز کمال خود پہنچانے کی کوشش فرمائیں
یا براہ راست رابطہ کریں۔

0333-4312039

کھال جمع کرنے کے مرکز

مدرسہ سیدنا علی متحمل جامع مسجد الہلال پچھری پارک، ملٹان روڈ، لاہور
فون: 0321-7771130, 0333-4312039, 042-37414665

چوبری

ریواز گارڈن

فیر ور پور رود

مہاجر آباد

سمن آباد

گھشن راوی

ست بگر

اقبال ناؤں

گارڈن ناؤں

شہپرہ

از میر ناؤں

کیشت

باماتا پور

مرغزار کالونی

ایران کامج

بلاں پارک

پادامی باغ

راوی روڈ

شیخو پورہ

مری شاخ

40 ریاست گارڈن ناؤں، اے، اوکاٹھ لاہور - 03217771130 - 03214454447

سٹالاٹ ناؤں بیڑہ زارکالونی، کلی ٹولی ٹھاپ من قیوڑ پور روڈ، لاہور فون: 0301-4506365

پھاج آباد: برکت شریعت ہما جام بارلاہور 0321-4745776

21-15 ایکٹسٹم نزد سہریہ روانی، بھاٹاٹل گروہٹ گلہائی سکول سن آباد لاہور۔

فون: 042-37583531, 0315-3132486, 03214572171, 0300-4079721:

242۔ لچ بلاک نزد ڈی گھشن راوی لاہور فون: 0321-8860488:

0321-9979649, 0322-5341541: افغان پارک (نہرو پارک) ایمان روڈ، سٹل گلہار نزدیک سہریہ فون:

042-37814488, 0323-4898592: 26۔ بدر بلاک اقبال ناؤں لاہور فون:

042-35838794, 0333-4158095: 212۔ احمد بلاک، گارڈن ناؤں، لاہور فون:

042-37940830, 0300-6896662: موزو فرخ ۲ نزد PSO پور دل پیپ شاپرہ لاہور فون:

042-35961794, 0321-3867194: 15-A از سہریہ ناؤں ملٹان روڈ لاہور فون:

042-36666444: PAF کاروں گیٹ نمبر 5-D بلاک لین بسٹر 2 ضریور روکیٹ لاہور فون:

03078841108: تھتل جام سہریہ، جاکیر سین پورہ، کلی ٹھاپ، باماتا پور لاہور فون: 03240043241

مرغزار کالونی: نزد کریم سہریہ، پارک سرفراز کالونی 0334-9829395

مکان نمبر 471 متحمل سہدار اسلام ایجن کامپ، لاہور کیشت فون: 042-36675152, 0321-8887863:

بلاں پارک: بلاں پارک گلہار نزدیک لاہور 0320-4486313 - 0321-4159682

بادامی باغ: جام سہری سلطان، سلطان فوٹری ملٹان نمبر 23 تاچ روڈ، بادامی باغ لاہور 0333-2529837

راوی روڈ: نزد بیال سہری 52 راوی روڈ، لاہور 0322-4717464 - 0304-8142341

70۔ سول لائن، انور روڈ نزدیکی سکول، شیخو پورہ فون: 056-3780166:

مدرسہ چاحمدوار القوی نزد مریمہ ٹولی مزینہ آباد مری 03244970533

مختصر تعارف جامعہ دارالتوحی

الحمد لله جامعہ دارالتوحی کا شمار ملک پاکستان کی معروف دینی درسگاہوں میں ہوتا ہے۔ جامعہ روز اول ہی سے تبلیغ اور تربیت بنیادوں پر قائم ہے، جس کے لئے تبلیغی اعمال کی ترتیب اور وقتاً فوقتاً اکابر علماء کے اصلاحی بیانات کرائے جاتے ہیں۔

جامعہ کے تحت لاہور، قصور، شکوپورہ، اور مری میں کل سترہ (17) شاخیں ہیں جو شب و روز طلبہ و طالبات کو علوم نبوت کی تعلیم و تربیت میں سرگرم عمل ہیں۔ جامعہ میں حفظ القرآن، ناظرہ، درس نظامی اور تحصیل فی الفقہ والافتاء (مفہی کورس) کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی خواتین کے لئے مختلف دورانیوں کے کئی کورسز کروائے جاتے ہیں جن میں تعلیم و تربیت کے ساتھ امور خانہ داری پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

جامعہ کے تحت ایک دارالافتاء بھی کام کر رہا ہے جس کے نگران مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب دامت برکاتہم ہیں اور اس دارالافتاء میں مفتیان کرام کی ایک جماعت 8:00 بجے سے رات عشاء تک عموماً الناس کی دینی رہنمائی کے لئے موجود رہتی ہے۔ نیز جامعہ کے تحت شعبہ نشر و اشاعت بھی قائم کیا گیا ہے جس سے ایک رسالہ "ماہنامہ دارالتوحی" اور وقتاً فوقاً چھوٹے بڑے کتابچے شائع کئے جاتے رہتے ہیں۔ جامعہ کی نگرانی میں عصری تعلیم کے لئے التقویٰ سکول سمیم کے نام سے ایک مستقل ارادہ قائم ہے جس میں فی الحال پر اہمیت تامیز ک دینی ماخول میں تجویز کاراساتذہ کی نگرانی میں معیاری تعلیم دی جاتی ہے۔

تفصیلی تعارف جامعہ کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کریں www.darultaqwa.org

مدرسہ سیدنا علیؑ للبنین

فون: 042-37414665	چوبرجی پارک متصل جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور۔
فون: 042-37902200	شاهدرہ متصل جامع مسجد نسب نزدیک روئی ٹول پالازہ، موڑ فرخ آباد شاہدرہ، لاہور۔
فون: 042-35274193	فیروز پور متصل مسجد ابراہیم تبلیغی مرکز فیروز پور روڈ، لاہور۔
	باتا پور متصل جامع مسجد صدیقیہ، جا گیر سین پورہ، کوٹھی شاپ، باتا پور لاہور۔

مدرسہ فاطمة الزهراءؓ للبنات (رجسٹرڈ)

فون: 042-37419993	گلشن راوی 242- انج بلک، نزدیک مسجد گلشن راوی لاہور۔
فون: 042-35838794	کارڈن ٹاؤن 242- احمد بلک، گارڈن ٹاؤن لاہور۔
فون: 042-37814488	اقبال ٹاؤن 26- بدر بلک اقبال ٹاؤن لاہور۔
فون: 042-36666444	کینٹ PAF کالونی گیٹ نمبر 275-D بلک لین نمبر 2 ضرائی ہدروڈ کیٹ لاہور۔ فون:
فون: 042-37940830	شاهدرہ موز فرخ آباد، نزدیک PSO پرڈول پپ شاپ بردار لاہور۔
فون: 042-35961794	ازمیر ٹاؤن A-15 ازمیر ٹاؤن ملکان مروڑ لاہور۔
فون: 042-37583531	سمن آباد 21- 15 کمپنی نزدیک مارکیٹ شاپ بالمقابل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سمن آباد لاہور۔
فون: 042-36675152	ایڈن کائیج مکان نمبر 471 متصل مسجد دارالسلام، ایڈن کائیج، لاہور کیٹ۔
فون: 0347-8610700	مری عزیز آباد، چڑاؤ ڈنگا، گلیت روڈ مری۔
فون: 056-3780166	شیخوپورہ 70- سول لائس، انور روڈ، نزدیک سکول، شیخوپورہ۔
فون: 049-2772786	قصور سرکل روڈ بالمقابل ٹیلی فون ایکٹن نزدیک چک قصور۔